Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۳۰ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۱۱ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۱۱ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۸۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ کہ فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا پر حیران رہ جائیں

خدا کی خاطر موت اختیار کرو، تا تمہیں زندگی ملے اور نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو، تا خدا اس میں اُترے

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو روح القدس کی تجلی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا اور کبھی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا اور کسی پر کچھوا یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جب تک انسان کامل یعنے ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلی تھی جس نے زمین سے لے کر آسمان کا افق بھر دیا تھا اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی لیکن چونکہ عیسائی مذہب کے پیشوا پر روح القدس نہایت کمزور شکل میں ظاہر ہوا تھا یعنے کبوتر کی شکل پر اسلئے ناپاک روح یعنی شیطان اس مذہب پر فتحیاب ہو گیا اور اس نے اپنی عظمت اور قوت اس قدر دکھلائی کہ ایک عظیم الشان اژدہا کی طرح حملہ آور ہوا۔ . . . اور یہ جو روح القدس پہلے اس سے پرندوں یا حیوانوں کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا۔ اس میں کیا نکتہ تھا سمجھنے والا خود سمجھ لے اور اس قدر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی صلعم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو تا خدا تمہاری مدد کرے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔" (کشتی نوح صفحہ ۷۶، ۷۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ — ۱۰ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں ۸ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

نزلہ اور ضعف کی تکلیف سے ابھی مکمل طور پر آرام نہیں آیا۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ کینیا مشرقی افریقہ گزشتہ ہفتہ انفلوئنزا کی وجہ سے صاحبِ فراش رہے ہیں جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ اب انہیں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل التبشیر)

درخواست دعا

برادرم مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع علاقہ لاہور دس دن سے معدہ میں زخم کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

بنی نوع انسان سے حقیقی پیار اور سچی ہمدردی کیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چند روز ہوئے مجلس عرفان میں فرمایا:-

"جماعت احمدیہ کے قیام کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں بنی نوع انسان سے حقیقی پیار اور سچی ہمدردی کی جائے اور اس حسن سلوک میں رنگ، نسل اور مذہب و ملت کا کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔ چنانچہ براعظم افریقہ میں جماعت احمدیہ اس کا عملی مظاہرہ کر کے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر چکی ہے۔"

نصرت جہاں سکیم اس پروگرام کو آگے سے آگے بڑھانے کیلئے حضور ایدہ اللہ نے الٰہی منشاء کے ماتحت جاری فرمائی ہے اسے جاری رکھنے اور وسعت دینے کیلئے ضروری ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ہم فراخدلی سے حصہ لیں۔ پس آئیے ہم سب مل کر اپنا فرض پورا کریں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبد الحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ماہ ظہور ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریلوے کا ہولناک حادثہ اور قوم کا فرض

گزشتہ اتوار کو لیاقت پور میں ریلوے کا جو ہولناک ترین حادثہ ہوا۔ ہے اُس پر پوری قوم غم میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اب تک کے اندازوں کے مطابق کم و بیش ایکصد افراد اِس حادثہ میں ہلاک اور ڈیڑھ صد سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ یہ اتنا بڑا اور اس درجہ ہولناک حادثہ ہے کہ سینکڑوں گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے اور پوری کی پوری قوم ایک کربناک اذیت میں مبتلا ہے ان دنوں اخبارات میں اِس حادثہ اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے جانی نقصان اور لوگوں پر ٹوٹنے والے مصائب کی جو تفصیلات شائع ہو رہی ہیں وہ اتنی اندوہناک اور دلدوز ہیں کہ انہیں پڑھ کر بدن پہ لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ہر دل غم میں ڈوب جاتا ہے اور ہر آنکھ آنسو بہانے پہ مجبور ہو جاتی ہے۔

حادثہ کا باعث کیا ہے، کہاں تک اس میں اہلکاروں کی سستی ہے اور کون کونسا اہل کار اس کا ذمہ دار ہے اور نیز یہ کہ آئندہ اِس قسم کے حادثوں کی روک تھام کے لئے کیا کیا اقدام ضروری ہیں۔ سرکاری سطح پر اس کی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ جس حد تک ممکن ہے تحقیقات کے نتیجہ میں اِس قسم کے سوالوں کا جواب منظرِ عام پہ آجائے گا۔ اور یقیناً آئندہ کے لئے اِس قسم کے بربادی انگن حادثات کا امکان کم کرنے اور ممکن حد تک ان کا سدِّ باب کرنے میں تحقیقاتی رپورٹ سے بہت کچھ مدد ملے گی۔ لیکن اِس حادثہ کا ایک مذہبی اور اخلاقی پہلو بھی ہے اور فی الوقت ہم اُسی کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں اِس ہولناک حادثہ کے نتیجہ میں پوری قوم کو عظیم صدمہ سے دوچار ہونا پڑا ہے اور پوری کی پوری قوم اس وقت اِس صدمہ کے اثرات کو شدت سے محسوس کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے صدموں کے موقعوں پہ جو بالعموم طبعی قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں آتے ہیں مسلمانوں کو یہی تعلیم دی ہے کہ وہ استغفار اور توبہ سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے مواقع پہ صبر کا نمونہ دکھانے والوں کے متعلق فرماتا ہے:-

الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۷)

یعنی یہ صبر کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں کہ ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

گویا دُنیا کی بے ثباتی اور ورلی زندگی کی ناپائیداری اور بالآخر خدا تعالےٰ کی طرف لوٹنے کا احساس ہر انسان میں پیدا ہونا چاہیئے اور اِس احساس کے زیرِ اثر ہر دل خشیتِ الٰہی سے بھر جانا چاہیئے اور اُسے خدا تعالیٰ کی جناب میں جُھک کر پوری قوم کے لئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی تائید و نصرت کے لئے دُعائیں کرنی چاہئیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خشیتِ الٰہی کی وجہ سے یہ حال ہوتا تھا کہ جب کبھی زور سے ہوا چلتی آپ سہم جاتے کسی ضروری کام میں ہوتے اُس کو چھوڑ کر قبلہ رُخ ہو جاتے اور فرماتے "خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں"۔ جب مطلع صاف ہو جاتا یا پانی برس جاتا تو مسرور ہوتے اور خدا کا شکر ادا فرماتے۔ ایک دن اِس قسم کا واقعہ پیش آیا تو حضرت عائشہ رضی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں مضطرب ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ہوا "عائشہ! تجھے کیا معلوم کہ قوم ہود کا واقعہ نہ پیش آئے جس نے بادل کو دیکھ کر کہا کہ یہ ہماری کھیتیوں کو سیراب کرنے والا ہے حالانکہ وہ عذابِ الٰہی تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ کے بال پکنے لگے فرمایا مجھے سورہ ہود و واقعہ و المرسلات اور عم یتسائلون نے بوڑھا کر دیا۔ (ان سورتوں میں قیامت وغیرہ کے واقعات مذکور ہیں) ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جب دو ثلث شب گزر چکتی باآواز بلند یہ الفاظ ادا فرماتے "لوگو! خدا کو یاد کرو، زلزلہ آرہا ہے، اس کے پیچھے پیچھے آنے والا آرہا ہے، موت اپنے سامان کے ساتھ آپہنچی، موت اپنے سامان کے ساتھ آپہنچی"۔

(بحوالہ سیرۃ النبیؐ جلد دوم مؤلفہ علامہ شبلی نعمانی ص۲۶۶)

جب خاتم الانبیاء افضل الرسل مولائے کُل حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حفاظت اور تائید و نصرت کے خدائی وعدوں کے باوجود خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ تیز ہوا چلنے پر بھی سہم جاتے تھے اور قبلہ رُخ ہو کر دُعا میں مصروف ہو جاتے اور خدا تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگنے لگتے تھے تو ہمارے لئے کروڑ ہا گنا زیادہ ضروری ہے کہ ہم علی الخصوص قومی سطح پہ کوئی مصیبت وارد ہونے پر إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ کے خدائی فرمان کے بموجب خشیتِ الٰہی کو دل میں جگہ دے کر خدا کے حضور جھکیں اور اس سے اس کی پناہ طلب کریں۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء اور دیگر عارفین الٰہی کے حالات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ معمولی معمولی امکانی حوادث پہ بھی اس خیال کے پیش نظر کہ ارادہ الٰہی عذاب نازل کرنا نہ ہو خشیتِ الٰہی سے بھر جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں جُھک کر اُس سے اُس کی پناہ طلب کرنے لگتے تھے تو پھر ہمیں بھی چاہیئے کہ ایسے ناگہانی حوادث کو محض منشاء ایزدی کہہ کر ٹالنے کی طرف مائل نہ ہوں بلکہ اپنے دلوں میں خشیت پیدا کر کے اُس کی جناب میں جھکنے اور رونے اور گڑگڑانے کو اپنی عادت بنائیں تا اُسکی پناہ اور تائید و نصرت ہمیں حاصل ہو۔ منشاء ایزدی کسی حکمت پر ہی مبنی ہوتی ہے اور ایسے مواقع پر وہ یہی ہوتی ہے کہ اُس کے بندے غفلت کی چادر اُتار کر بیدار ہوں اور توبہ و استغفار اور دُعاؤں کے ذریعہ تلافیٔ مافات کی فکر کریں۔

اس میں شک نہیں لیاقت پور کے ریلوے کے انتہائی اندوہناک حادثہ نے پُوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہر دل مغموم ہے اور ہر آنکھ آنسو بہا رہی ہے۔ سب کی رُوحیں بے چین ہیں لیکن اِس صدمہ اور مصیبت کے وقت میں خدا ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم نہ صرف زبان سے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ کہیں بلکہ اپنے عمل سے بھی اِس کا ثبوت دیں۔ پوری قوم کا فرض ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ چشم زدن میں بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو گئی ہیں اور سینکڑوں افراد زخمی ہو کر ہسپتالوں میں پڑے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے خوب دُعائیں کریں کہ وہ ہماری حفاظت فرمائے، اپنی رضا کی راہوں پہ چلنے کی توفیق دے، اُن راہوں پہ چلنے کی جو ہماری نگاہوں میں نہیں بلکہ فی الحقیقت خدا کی نگاہ میں بھی اُس کی رضا کی راہیں ہوں۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ پوری قوم کو اس صدمہ اور غم و اندوہ کے موجودہ وقت میں قرآنی تعلیم کی روشنی میں صحیح راہِ عمل اختیار کرنے کی توفیق دے تاکہ ہمیں اُس کی ناراضگی کی راہوں سے بچنے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق نصیب ہو اور ہم سب اُسی کی دی ہوئی توفیق اور اُسی کے فضل کے نتیجہ میں اُس کی حفاظت اور امان میں آجائیں۔ وہ ارحم الراحمین ہے اور اُسکی رحمت اُسکے غضب پر غالب ہے۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارہویں جماعت میں داخلہ سرگودھا بورڈ کی طرف سے آمدہ ہدایات کی بناء پر بغیر لیٹ فیس مورخہ ۱۷ اگست تک ہوتا رہے گا۔ انٹرویو روزانہ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہُوا کرے گا۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔ انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا امیدوار کے ہمراہ ہونا لازمی ہے۔ تجربہ کار سٹاف کے علاوہ کالج کی لیبارٹریز مکمل سائنسی سامان پر مشتمل ہیں نیز ہوسٹل بھی جدید ترین سہولیات سے آراستہ ہے۔ مستحق طلبہ کو فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ احمدی طلباء کو خصوصیت سے اپنی اس قومی درسگاہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہیئے

(پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی ضرورت اور برکات کثیرہ

(مکرم محمد ملک صاحب گھسیٹ پورہ۔ ضلع لائل پور)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو مومن ہیں اور مناسب حال عمل کرتے ہیں وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو ضرور زمین میں خلافت دی جائیگی۔ جیسے کہ ان کے پہلے لوگوں کو خلافت دی گئی تھی اور ان کے اس دین کو جو ان کیلئے پسند کیا گیا ہے ضرور غلبہ دیگا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ اس آیت میں چند ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں جو قابل غور ہیں۔ اور عملاً مشاہدہ میں آچکی ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جو مومن اور نیکوکار ہیں ان سے خلافت کا وعدہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں میں خلافت نہیں وہ مومن اور صالح نہیں۔ دوم یہ خلافت ایسی ہوگی۔ جیسے پہلوں کو زمین میں دی گئی تھی۔ جیسے موسیٰ کے بعد عیسیٰ کو آخری خلیفہ بنایا گیا یعنی نبی کا خلیفہ نبی بنایا گیا اور عیسیٰ کے بعد ان کا خلیفہ و جانشین پطرس کو بنایا گیا جو غیر نبی تھا۔ نیز یہ خلافت ہی کے ذریعہ دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور اسلام کی ترقی ہوگی اور باقی تمام ادیان مغلوب اور متروک ہوتے چلے جائیں گے۔ چہارم یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ جب کوئی ان کو خوف اور خطرہ لاحق ہوگا تو ان کا خوف امن سے بدل دیا جاوے گا۔ ان وعدوں کے مطابق ثابت ہوتا ہے کہ منکرین خلافت ان تمام وعدوں سے محروم ہیں۔ کیونکہ خلافت کا وعدہ مومنوں اور صالحین سے ہے۔ نیز حقیقی اجماع اور اتحاد جو پائیدار اور دائمی ہے بجز خلافت ناممکن ہے اور اعلیٰ اعمال کا بجالانا بھی بغیر خلافت محال اور ناممکن ہے۔ مثلاً بیرون ممالک میں مساجد اور ارسال مبلغین۔ تراجم قرآن کریم۔ مراکز تبلیغ اسلامی سکول اور ہسپتال خدمت خلق وغیرہ یہ سب کچھ خلافت نے عملاً کر دکھایا ہے۔ مگر وہ جو خلافت کے دشمن ہیں اور انکی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ ان مجموعی نیکیوں سے محروم ہی نہیں۔ بلکہ دن بدن تنزل اور خسارہ میں بڑھ رہے ہیں انکی ناکامی و نامرادی کا منظر ہر بشر کے سامنے روز روشن کی طرح نمایاں ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے جماعت کے اکثر ذی اثر صحابہؓ جو گو تعداد میں کم تھے مگر ان کا دائرہ اثر بہت وسیع تھا بیعت سے منحرف رہے اور بعد میں قادیان چھوڑ کر چلے گئے خزانہ خالی تھا صرف چند آنے پیسے تھے۔ منکرین خلافت کا خیال تھا کہ ایک بچہ کو خلیفہ بنا دیا گیا ہے۔ اب یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا پھر ان کا خیال تھا کہ جماعت کی اکثریت دامن خلافت سے وابستہ نہیں ہوگی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کہ اس کے خلفاء ہی مظفر و منصور ہوتے ہیں عمل میں آئی خدا تعالیٰ کے فرشتے خلیفہ وقت کی مدد کے لئے آسمان سے اترے اور ساری جماعت سوائے ایک قلیل حصہ کے۔ دامن خلافت سے وابستہ ہوگئی۔ قیام خلافت کے وقت خزانہ میں چند آنے تھے لیکن اب جماعت کا مجموعی بجٹ ایک کروڑ سے تجاوز کر چکا ہے۔

ممالک بیرون میں سینکڑوں مسجدیں تبلیغی مراکز اور اسلامی سکول وغیرہ بن چکے اور بن رہے ہیں۔ ایک ایسا غریب اور مفلس آدمی جو ایک آنہ یا ایک پیسہ چندہ دیتا ہے۔ دامن خلافت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے بڑے فخر سے اعلان کرتا ہے کہ ہم نے سینکڑوں مسجدیں عیسائیت کے گھروں میں بنائی ہیں جس سے پانچ وقت توحید کی آواز بلند ہو رہی ہے اور ایسے ہی سینکڑوں مبلغین اسلام ان کے مراکز میں بھیجے گئے ہیں اور کئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے ہیں اور ہماری ان کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ عیسائیت کی عمارت کھوکھلی ہو کر گر رہی ہے اور اسلام غالب ہو کر ترقی کر رہا ہے یہ خلافت ہی کی برکت ہے۔ پھر جب کبھی مخالف دشمنوں کی طرف سے دشمنی کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ تو اس کا بھی خلافت ہی کے ذریعہ مقابلہ ہو کر امن قائم ہوگا۔ جیسے ۱۹۳۴ء میں احرار کا فتنہ اٹھا بڑے بڑے دانا اور مدبر لوگ اس بے پناہ فتنہ کو دیکھ کر اندازہ لگا رہے تھے کہ اب جماعت احمدیہ نابود ہو جائے گی کیونکہ حکومت کے اکثر عمال در پردہ ان کی مدد کر رہے تھے جس کی وجہ سے احرار کے حوصلے بہت بلند ہو رہے تھے اور ان کو پورا یقین تھا کہ اب ہم ضرور جماعت احمدیہ کو مٹا کر دم لیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر بڑی تحدی سے فرمایا۔

"تم سارے مل جاؤ اور دن رات منصوبے کرو اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچا دو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے نکل جاؤ۔ پھر بھی یاد رکھو تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا۔ کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے" (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء)

اور آخر دنیا نے دیکھ لیا کہ احرار کے اپنی ناکامی کی وجہ سے ایسے پاؤں اکھڑے کہ کہیں جم نہ سکے اور وہ جماعت جو پریشان اور خوفزدہ تھی امن کے سایہ میں آرام کرنے لگی پھر ایسے ہی تقسیم ملک کے وقت قادیان میں خوف اور ابتلاء آیا۔ خلیفہ وقت کی دور بین نگاہ نے اس بے پناہ ظلم و تشدد کے فتنہ کی آگ کو بھانپ لیا اور فوراً پاکستان لاہور پہنچ کر جماعت کو صحیح و سلامت بچا کر لانے کے لئے سینکڑوں فوجی ٹرک قادیان بھیجے۔ جن کے ذریعہ نوجوانوں کی حفاظت میں تمام جماعت کے افراد بلا کسی نقصان جان اور عزت کے پاکستان پہنچ گئے۔ بلکہ سینکڑوں غیر از جماعت لوگ بھی ان کے ہمراہ بخیریت تمام پاکستان پہنچے۔ اس کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بموجب اشارہ رب العلمین اپنی جماعت کے منتشر افراد کو شہد کی مکھیوں کی طرح اکٹھا کرنے کے لئے ایک قطعہ زمین جو سینکڑوں سالوں سے بنجر اور کلر شور پڑا تھا جس میں پانی بھی کڑوا اور ناقابل استعمال تھا۔ گورنمنٹ سے خرید کر جماعت کو آباد ہونے کے لئے پکارا۔ چنانچہ منتشر افراد جماعت وہاں جمع ہوگئے اور ایک معین طور پر مرکز کا قیام عمل میں آیا۔ اس طرح یہ ابتلاء اور خوف و ہراس بھی خلافت کی برکت سے ہمارے لئے اتحاد و ترقی کا باعث بنا۔

اس کے بعد پھر ۱۹۵۳ء کا فتنہ جو جماعت کے خلاف کھڑا کیا گیا اس میں ہر مخالف عنصر نے عہد کیا کہ ہم کسی احمدی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے اس کے متعلق بھی بدستور سابق اللہ تعالیٰ نے جو سمیع اور بصیر ہے اور حفیظ و علیم بھی ہے ہمارے امام ہمام کو تسلی دی کہ گھبراؤ مت تمہارے بچانے کے لئے میں دوڑا آ رہا ہوں۔ چنانچہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہوتا دیکھ لیا پھر تمام ممالک میں جماعت احمدیہ کا وقار عزت اور شہرت کا پایا جانا محض خلافت کی کوششوں اور نظام کا نتیجہ ہے اس چھوٹی سی جماعت نے خلافت کے ماتحت وہ کام کر دکھایا ہے جو بادشاہ نواب جاگیردار اور بڑی بڑی انجمنیں نہیں کر سکیں کہ اسلام غالب ہو اور باقی ادیان مغلوب اور متروک ہوں جماعت احمدیہ نے اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس سے غیر مسلم متاثر ہو کر اسلام کے قریب آ رہے ہیں۔ یہ بھی خلافت کا ہی احسان ہے کہ اس نے تحریک جدید کا اجرا کیا۔ اس سے نہ صرف ہم نے مخالفین کا مقابلہ کیا بلکہ غیر ممالک میں اسلام کی صحیح تعلیم پیش کر کے مسلم کی عزت اور وقار کو قائم کر دیا۔ آج علمی میدان میں اسلام کے دلائل اور اعجاز کی تمام مذاہب والے تاب مقابلہ نہیں رکھتے اگر کوئی اس کو مبالغہ سمجھے تو مقابلہ کر کے دیکھ لے احمدی اس کے لئے ہر وقت موجود اور تیار ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنیوالے شہادت دے رہے ہیں کہ اسلام کی تائید میں اور مخالفین کی تردید میں وہ ایک ایسی معجزہ ہیں ہے جس میں ہر قسم کے براہین دلائل موجود ہیں۔ جن کو استعمال میں لا کر کامیابی کو یقینی اور قطعی بنایا جا سکتا ہے ان کے علاوہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصنیفات خصوصاً تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر زندہ معجزہ ہیں جو قرآنی معارف اور نئے نئے نکات اور دقیق در دقیق معانی پیشگوئیوں اور اسرار عجیبہ و اخبار مخفیہ پر مشتمل ہیں ہزاروں سال سے جو خزائن مدفون تھے۔ وہ کھول کر دنیا کے آگے رکھ دیئے ہیں۔ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے آپ پر خلوص دل سے درود بھیج رہے ہیں اور اسی طرح آگے بڑھتے رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور خلافت کی برکت ہے کہ ایسے جان نثار جماعت میں پیدا ہو رہے ہیں اور آئندہ خلافت کی برکت سے پیدا ہوتے چلے جائیں گے) جو اسلام کا صحیح چہرہ پیش کر کے دنیا کو اسلام کا عاشق و شیدا بنا رہے ہیں جس کی وجہ سے غلبہ اسلام کے دن قریب تر آ رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تذکرہ" میں ایک ضروری تصحیح

محترم مولانا عبداللطیف صاحب فاضل بہاولپوری الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مندرجہ ذیل نوٹس پڑھ کر ان کے مطابق تذکرہ میں درست فرمالیں۔

(۱)

تذکرہ طبع سوم کے ص۴۲۵ اور طبع دوم کے ص۴۵۳ پر الہام انی احافظ کل من فی الدار درج ہے اس کی تاریخ اپریل ۱۹۰۲ء تحریر ہے۔ اس سے خیال گذرتا ہے کہ یہ تاریخ اس الہام کے نزول کی سب سے پہلی تاریخ ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے واضح ہوتا ہے کہ یہ الہام پہلی دفعہ بہت عرصہ پہلے یعنی ۱۸۹۶ء کا ہے۔ چنانچہ حضور کی تحریر جو اخبار بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء جلد ۶ نمبر ۱۸ ص۱ پر شائع ہوئی اس میں حضور فرماتے ہیں

"جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اس ابتدائی زمانہ میں (یعنی ۱۸۹۶ء میں ناقل) جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ اِنّی اُحافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو طاعون سے بچاؤں گا چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر گذر گئے لیکن ہمارے اس گھر میں اگر کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔ یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے۔"

نیز ۶ جون ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر ص۲ میں حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے اِنّی اُحافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَ اُحافِظُکَ خَاصَّۃً۔

ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی

تصدیق ہو رہی ہے!!

(۲)

"تذکرہ طبع دوم کے حاشیہ ص۷۰۷ میں خاکسار مرتب کی طرف سے یہ نوٹ دیا گیا تھا کہ

"یہ الہام حضور کی اس دعا کے جواب میں ہے جو حضور نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق کی تھی۔"

یہ ٹھیک نہیں ہے اس کی بجائے عبارت یوں پڑھی جائے

"یہ الہام اس مضمون کے متعلق ہے جو حضور کے حکم سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق لکھا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر ۴ اپریل ۱۹۰۷ء ص۷ کالم اول پر عنوان "مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا۔"

پھر اس مضمون کے دس دن بعد حضور نے ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو قبل عصر فرمایا کہ

کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے (یعنی اخبار بدر ۴ اپریل ۱۹۰۷ء ص۷ پر۔ ناقل) یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی (یعنی منظوری چیلنج مباہلہ کی) بنیاد رکھی گئی ہے یکدفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ"

(ڈائری القول الطیب ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء مندرجہ اخبار بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء ص۵ کالم ۲)

"جماعت احمدیہ اور عربی زبان"

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے۔ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس وحی مقدس کے مطابق کہ "یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ" ایک یہ بھی ہے کہ دین کو زندہ کیا جائے اور شریعت اسلامیہ کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ہماری جماعت کے لئے دینی لٹریچر کا گہرا مطالعہ ازبس ضروری ہے اور اس مقصد کے لئے عربی زبان کا جاننا ہماری ایک دینی ضرورت ہے۔

اس لئے احباب جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے وہ اپنے بچے اور بچیوں کو عربی کی تعلیم دلوائیں سکول اور کالج میں اگر سائنس کے مضامین لینے کی وجہ سے عربی ترک کی جا سکتی ہو لیکن ایک زائد انتخابی مضمون کے طور پر لی جا سکتی ہو تو اسے ضرور لینا چاہیئے۔ آرٹس کے احمدی طلباء کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ اپنا ایک انتخابی مضمون عربی رکھیں کیونکہ اس کا ہمارے دین سے تعلق ہے۔ والدین کو خاص طور پر اپنے بچوں پر زور ڈالنا چاہیئے کہ سکولوں اور کالجوں کی باقاعدہ تعلیم کے دوران جہاں تک ممکن ہو وہ عربی زبان کو ضرور بطور ایک مضمون کے پڑھیں۔

قرآن کریم کے مطالب سے حقیقی اور پوری آگاہی عربی زبان کا علم رکھنے کے بغیر نہیں ہوتی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی خدمت کے لئے ہی کھڑا کیا ہے اس لئے اگر وہ اپنے دنیوی مفاد کی خاطر اپنی تعلیم کے دوران بعض مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں تو خدمت قرآن کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک ہو سکے عربی مضمون کو بھی باقاعدہ مضمون کے طور پر رکھیں۔

اسلام نے کمانا مردوں کا فرض قرار دیا ہے اسلئے ہماری بچیوں کا تو بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ اپنی تعلیم کے دوران دنیوی مفاد پر دینی مفاد کو بہر صورت مقدم کریں اور عربی زبان لازمی طور پر پڑھیں تا وہ اپنی آئندہ زندگی میں اپنی اولاد کی بہترین طور پر دینی تربیت کر سکیں۔ اور انہیں خود قرآن پڑھا سکیں۔

حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ خواتین کا ملازمتوں کی طرف رجحان مغربیت کی ایک لعنتی یادگار ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خواتین کے لئے ملازمت کرنا حرام اور منع ہے۔ دینی اور قومی ضرورت کے لئے یا بعض دفعہ اپنے حالات سے مجبور ہو کر اگر خواتین ملازمت کریں تو منع نہیں حضور کے اس مذکورہ ارشاد کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان کے اندر ملازمت کی خواہش نہیں ہونی چاہیئے ورنہ وہ کئی قسم کی الجھنوں کا شکار ہو جائیں گی۔ الغرض احباب جماعت کو لڑکیوں کی تعلیم کے سلسلہ میں تو خاص طور پر اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ وہ اپنا ایک مضمون اپنی تعلیم کے دوران عربی رکھیں تاکہ وہ آئندہ زندگی میں اپنی اولادوں کو خود نور فرقان سے منور کر سکیں ؎

"نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا"

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:-

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اصل میں تو ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ عربی جانتا ہو لیکن کم سے کم اتنا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ عربی جاننے سے یہ سہولت حاصل ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کا مفہوم سمجھنے کی منزلیں جلد طے ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص زیادہ عربی نہ جانتا ہو تو اسے کم سے کم اتنی تو ضرور آنی چاہیئے کہ قرآن کریم کے ترجمے کو وہ سمجھ سکے . . . . . میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ جب تک قرآن کریم سے ہر چھوٹے بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا اس وقت تک ہمیں اپنی کامیابی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور اگر ہم رکھتے ہیں تو ہم ایک ایسا نقطہ نگاہ اپنے سامنے رکھتے ہیں جو عقلمندوں کا نہیں بلکہ مجنونوں اور پاگلوں کا ہوتا ہے۔" (مشعل راہ ص۴۲۰-۴۲۱)

(بحوالہ الفضل ۲ جولائی ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کے امتحان کا بنیادی نصاب

گزشتہ سال شوریٰ انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اقل ترین معیار کا ایک بنیادی نصاب ایسا تیار ہونا چاہیئے۔ جس پر سب اراکین کو عبور حاصل ہو اور ہر رکن سے اس کا امتحان لیا جائے اس سلسلہ میں کمیٹی تعلیم مقرر کی گئی تھی تاکہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنا سکے اس پر کمیٹی نے اقل ترین معیار کی تعیین کی اور ایک ڈھانچہ تجویز کیا جس کے مطابق نصاب تیار ہوا۔ الحمد للہ کہ سب کمیٹی کی تجاویز کے مطابق تفصیلی نصاب تیار ہو گیا ہے جو مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) فقہ سے متعلق روزمرہ کے ضروری مسائل

(۲) بدرسوم کی تفصیل اور ان سے متعلق ضروری ہدایات۔

(۳) اختلافی مسائل۔ ہر مسئلہ سے متعلق متعدد آیات با ترجمہ نصاب میں رکھی گئی ہیں کم از کم ایک آیت با ترجمہ زبانی یاد ہونی چاہیئے۔ اور اس سے استدلال آنا چاہیئے۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے راشدین سے متعلق موٹے موٹے تاریخی حقائق۔

اس نصاب کی طباعت اور اشاعت بصورت رسالہ زیر غور ہے۔ غالباً یہ درمیانی کتب سائز کے ۲۵۰-۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس کی لاگت فی کاپی ڈیڑھ روپیہ ہوگی۔ تمام مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اپنے ضلع کے ناظم صاحب انصار اللہ کو اطلاع دیں تاکہ اسکے مطابق طباعت کا انتظام کیا جائے جہاں تک ممکن ہے ہر ایک رکن تک یہ رسالہ پہنچنا چاہیئے تاکہ اس کی تیاری کی سہولت ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ

ماہ احسان (جون) ۱۳۴۱ہش/۱۹۶۲ء میں مجالس سے آمدہ رپورٹس کارگذاری کا جائزہ بھجوایا جا رہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ جن مجالس نے سال رواں میں رپورٹس کارگذاری نہیں بھجوائیں ان سے ہر ماہ رپورٹ کارگذاری بروقت بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ (آمین)

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم افتخار احمد صاحب ولد چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب ایبٹ روڈ ڈسکہ سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ والد محترم کے نام قطعہ ۱/۵ رقبہ ایک کنال دار النصر میں الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میری والدہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ کے نام منتقل کیا جائے میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں انہیں بھی پلاٹ مذکورہ بالا والدہ محترمہ کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) اقبال احمد صاحب (۲) اعجاز احمد صاحب (۳) طاہر احمد صاحب پسران (۴) امۃ الکریم دختر
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے نانا جان محترم ملک محمد ابراہیم صاحب لالہ موسیٰ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۶۲ء کو مختصر علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نہایت مخلص سلسلہ کے شیدائی اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (شاہدہ ملک گنجاہ۔ ضلع گجرات)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۶۲ء بروز جمعرات بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لاویں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ چھاتی ۳۲-۳۰۔ تعلیم ۵ جماعت۔ عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک

(ناظر امور عامہ)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ منعقدہ ۲۸ مئی ۱۹۶۲ء

۲۸ مئی کو زیر انتظام شعبہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ جو امتحان لیا گیا تھا اس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی ناصرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ باقی ناصرات کا نتیجہ لجنات کو بھجوایا جا رہا ہے

معیار سوم:-

۱	عاطفہ میر گوجرانوالہ	۴۹/۵۰	اول
۲	بشریٰ مبارکہ سرگودھا	۴۸	دوم
۳	عتیقہ نعیمہ مغل پورہ	۴۸	دوم
۴	حمیرا رشید پیپلز کالونی	۴۷	سوم

معیار دوم:-

۱	روبینہ رشید رحیم یار خان	۴۹/۵۰	اول
۲	سلامت مجید ہشتم اے نصرت سکول ربوہ	۴۸	دوم
۳	حمیرا کشور ہشتم اے	۴۵	سوم
۴	آصفہ حسنی حسن پورہ چک ۱۲۱ گ ب ضلع لائل پور	۴۵	سوم

معیار اول:-

۱	رضوانہ بشیر فضل عمر سکول ربوہ	۷۵/۷۵	اول
۲	سیدہ بشریٰ رحمت گمڑی	۷۱	دوم
۳	عفت ناہید شیخوپورہ	۷۰	سوم
۴	امۃ النصیر حسن پورہ چک ۱۲۱ گ ب لائل پور	۷۰	

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس لاہور کا پہلا ورزشی اجتماع

قیادت ضلع لاہور کے زیر انتظام مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۲ء بعد نماز فجر بوقت ۸ بجے میدان متصل مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن میں مجالس لاہور کے مابین فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن۔ گولہ پھینکنا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا کے مقابلے ہوں گے کھلاڑیوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام ہوگا۔ حصہ لینے کے خواہش مند فوری طور پر اپنی مجالس کے قائد سے رابطہ قائم کر کے اپنا نام لکھوا دیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

درخواست دعا

میری اکلوتی بچی کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۶۲ء کو عمل میں آئی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بچی کے لئے اور میرے لئے مفید و بابرکت بنائے نیز میں ان دنوں سخت بے چین ہوں پریشان رہتا ہوں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانی کو دور فرما کر میرے تسکین قلب کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

(خوشی محمد لنگڑی، منڈھیالہ جٹ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ (i) محترمہ رضیہ عذری صاحبہ نے اپنی بچی عزیزہ صالحہ عذری کے جو میٹرک کے امتحان میں اپنے سکول میں دوم آئی ہیں اکے لئے دعاؤں کے حصول کی غرض سے مساجد ممالک بیرون فنڈ میں دس روپے ارسال فرمائے ہیں۔

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(ii) عزیزہ رفیقہ ظہور بنت سید ظہور احمد شاہ صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد اچانک بیمار ہو گئی ہے۔ عزیزہ موصوفہ نے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ ادا کرتے ہوئے قارئین کرام سے اس دعا کی ملتجی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ دے کر مزید تعلیم جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں

دنیا میں آج تک کوئی ایسی قوم نہیں گزری جس نے میٹھی میٹھی باتوں سے دنیا کو فتح کر لیا ہو

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"جب مکہ فتح ہوا تو چند ایسے آدمی تھے جن کو معاف کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مناسب نہ سمجھا اور ان کے قتل کا حکم صادر کر دیا ان میں سے ایک ہندہ ابوسفیان کی بیوی بھی تھی۔ یہ وہی عورت ہے جس نے حضرت حمزہؓ کا مثلہ کروایا تھا۔ آپ نے مناسب سمجھا کہ اسے اس ظالمانہ فعل اور خلاف انسانیت حرکت کی سزا دی جائے۔ اس وقت پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ جب عورتیں بیعت کے لئے آئیں تو ہندہ بھی چادر اوڑھ کر ساتھ آ گئی اور اس نے بیعت کر لی جب وہ اس فقرہ پر پہنچی کہ ہم شرک نہیں کریں گی تو چونکہ وہ بڑی تیز طبیعت تھی اس نے کہا یا رسول اللہ! ہم اب بھی شرک کریں گی۔ آپ اکیلے تھے اور ہم نے پوری طاقت اور قوت کے ساتھ آپ کا مقابلہ کیا۔ اگر ہمارے خدا سچے ہوتے تو آپ کیوں کامیاب ہوتے۔ وہ بالکل بے طاقت ثابت ہوئے۔ اور ہم ہار گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندہ ہے؟ آپ اس کی آواز پہچانتے تھے۔ آخر رشتہ داری تھی ہندہ نے کہا یا رسول اللہ! اب میں مسلمان ہو چکی ہوں اب آپ کو مجھے قتل کرنے کا اختیار نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا ہاں اب تم پر کوئی گرفت نہیں ہو سکتی۔ غرض وہ قوم سمجھتی تھی کہ آپ نے سب خداؤں کو کوٹ کر ایک خدا بنا لیا ہے ان میں اتنا تغیر پیدا ہو گیا کہ ہندہ جیسی عورت نے کہا کہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا ایک نہیں اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تمام دنیا صداقت اسلام کی قائل ہو جائے گی اب تو یہ حالت ہے کہ ایک مسلمان اپنی عملی کمزوریوں کی وجہ سے دوسروں کے سامنے شرمندہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک دن آئے گا جبکہ یورپین اقوام بھی ان احکام کو تسلیم کریں گی۔

الناس علی دین ملوکھم

لوگ بادشاہوں کے مذہب کے تابع ہوتے ہیں بے شک کچھ لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو نقال ہوا کرتے ہیں جیسے شروع شروع میں مسلمان آئے تو ہندو بھی فارسی بولنے میں فخر محسوس کرتے تھے اسی طرح جب کوئی فیشن ہو جائے لوگ بھی وہی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس وقت ہندوؤں نے بھی داڑھیاں رکھ لی تھیں مگر جب انگریزوں کا زمانہ آیا تو داڑھی منڈوانا شروع کر دی چھوٹے کوٹ پہننا شروع کر دیئے جب اسلام غالب آئے گا تو ہر انسان اس بات پر فخر محسوس کرے گا کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے لیکن جب تک اسلام غالب نہیں آتا ہمیں بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی اور اپنے نفسوں کو مارنا ہوگا۔ جب تک ہم اپنے نفسوں کو مار کر موجودہ رسم ورواج کے خلاف اپنے آپ کو نہیں ابھاریں گے دریا کی دھار کے خلاف تیرنے کی کوشش نہیں کریں گے ملامت کی تلوار کے نیچے ہنسی اور مذاق کی تلوار کے نیچے سیاسی لوگوں کے سیاسی اعتراضات کی تلوار کے نیچے مذہبی اور فلسفی لوگوں کے اعتراضات کی تلوار کے نیچے سر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت تک اس عظیم الشان مقصد کے پورا کرنے کی ہمیں امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ دنیا میں آج تک کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس نے میٹھی میٹھی باتوں سے دنیا کو فتح کر لیا ہو۔ قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں اور انہیں لوگوں کے اعتراضات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ پس اپنے آپ کو اس فتح کا اہل بناؤ۔ جب تک آپ لوگ خدا اور اس کے رسول کے دیوانے نہیں بن جاتے۔ جب تک موجودہ فیشن اور رسم ورواج کو کچلنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے اس وقت تک اسلامی احکام کو ایک غیر مسلم کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ ابھی میرے پاس ایک غیر مسلم کا خط آیا۔ وہ احمدی تو ہو چکا ہے۔ مگر تعلیم ابھی کم ہے وہ ہمارے مبلغ کو لکھتا ہے کہ جب میں ان کے پیچھے نماز پڑھنے جاتا ہوں تو جو کچھ وہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ناممکن ہے اسے کیسے قبول کیا جا سکتا ہے مگر جب میں ان کے جوش اور ان کے چہرہ کی حالت دیکھتا ہوں تو مجھے یقین ہو جاتا ہے اور میرا دل تسلی پا جاتا ہے۔ کہ آخر یہ ہو کر رہے گا۔ غرض جب لوگ ہمارے عزم کو دیکھ کر ہمارے اندر سنجیدگی اور جوش دیکھیں گے تو وہ انہیں خود بخود ملنے پر مجبور ہو جائیں گے

پس پہلے اپنے اندر جوش اور سنجیدگی پیدا کرنی چاہیئے پھر ہم دوسروں کی توجہ کو بھی پھیر سکیں گے۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ اسلام کی باتیں سچی ہیں۔ اور وہ ان پر سچے دل سے غور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور پھر اسلام اس مقام پر پہنچ جائے گا جس پر آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنچایا تھا۔"

(فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۴۸ء
الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

نتیجہ امتحان جماعت دہم احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ شہر

احمدیہ گرلز ہائی سکول سے امسال ۳۴ طالبات آرٹس گروپ میں اور ۱۴ طالبات سائنس گروپ میں شریک ہوئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آرٹس گروپ میں ۳۳ طالبات کامیاب ہوئیں ایک کی کمپارٹمنٹ آئی۔ گیارہ طالبات نے فرسٹ ۱۹ نے سیکنڈ اور ۳ نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی سائنس گروپ کی ۱۴ طالبات میں سے سات کامیاب ہوئیں تین نے فرسٹ ڈویژن دو نے سیکنڈ اور دو نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت سے سکول کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز جس مقصد کے لئے سکول کام کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس مقصد کو اعلیٰ طریق سے انجام دینے کی توفیق بخشے آمین

(ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز ہائی سکول۔ سیالکوٹ)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی مکرم ریاض احمد صاحب ابن مکرم مولوی غلام محمد صاحب کشمیری ساکن عالم گڑھ ضلع گجرات حال ربوہ کا نکاح محترمہ پروین اختر صاحبہ بنت مکرم میر مبارک حسین شاہ صاحب سرگودھا کے ساتھ مورخہ [illegible] کو مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک میں ۳ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بہتر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(عبد الرزاق گجراتی مربی سلسلہ احمدیہ۔ ساہیوال)

درخواست دعا

میرے والد مکرم عبد الغنی صاحب گزشتہ ۲ ½ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں آج کل کمر میں شدید درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں

(عبد المجید۔ گوجرانوالہ)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ جن خریداروں کو اپنے پتہ میں تبدیلی یا کسی قسم کی درستی وغیرہ کروانی مقصود ہو تو وہ جلد از جلد اپنے درست پتہ سے دفتر کو اطلاع دیں۔

خط لکھتے وقت پتہ صاف ستھرا اور خوشخط لکھا جائے۔ انگریزی میں لکھا ہوا پتہ کیپٹل حروف میں لکھا جائے۔ نیز اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرماویں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ کے اوپر درج ہوتا ہے۔ شکریہ۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)